مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے!

بالاکوٹ میں اسلامی جمعیت طلبہ پنجاب کا

"احیائے دین کیمپ"

محمد زکریا خان

مدیر ایقاظ نے اس کیمپ میں چار روز تک قیام کیا۔ چار موضوعات پر لکچر ہوئے۔ جس کا مختصر احوال پیش خدمت ہے۔

شمالی علاقہ جات کی طرف جاتے ہوئے ہم عمداً بالا کوٹ میں ضرور ٹھہرتے ہیں۔ اکتوبر 2005ء کے تباہ کن زلزلے کے بعد سے یہ ہمارا معمول رہا ہے۔ ہم نے زلزلے کے دنوں میں یہاں جماعت اسلامی کے ساتھ مل کر امدادی کاموں میں بھی شرکت کی تھی۔ زلزلے کی تباہ کاریاں زمیں میں مکمل دھنسی اونچی عمارتیں اور زلزلے کے بعد افٹر شاکس سب ہماری آنکھوں میں سمائی ہوئے ہیں۔ وہ سچی کہانیاں جو بالا کوٹ میں زلزلے کے دنوں میں ہم نے سن رکھی ہیں اور وہ معجزات بھی جن میں کئی ہستیاں جو ملبے میں پھنس گئی تھیں اور پھر خدا کے حکم سے باسلامت آج ہمارے درمیان موجود ہیں سب ہمیں کھینچ کھینچ کر یہاں لے آتی ہیں۔ یہ سرزمین جس نے شہدائے بالاکوٹ کے کارنامے دیکھے زلزلہ زدگان کا صبر دیکھا اور وہ ناقابل فراموش واقعات دیکھے جس میں سینکڑون لوگ جن کے زندہ بچ جانے کی ایک کرن بھی اہل خانہ کے لرزتے دلوں میں نہ رہی تھی وہ آج مکمل تندرستی کے ساتھ ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ان ہی یادوں کو تازہ کرنے کے لیے ہم بالاکوٹ جاتے ہیں کبھی کسی بہانے تو کبھی کسی بہانے۔

اس مرتبہ بالاکوٹ جانے کا سبب نہایت قیمتی تھا۔ اسلامی جمعیت طلبہ جامعہ پنجاب نے بالاکوٹ میں جماعت اسلامی کے عارضی دفتر میں سات روزہ تربیتی کیمپ منعقد کر رکھا تھا۔ اس تربیتی کیمپ کا عنوان بھی نہایت جاذب نظر تھا۔ احیائے دین کیمپ۔ اسلامی جمعیت طلبہ موسم

گرما کی تعطیلات میں دسیوں تربیتی کیمپ مختلف شہروں میں منعقد کرتی ہے۔ احیائے دین کیمپ جامعہ پنجاب کے اُن منتخب طلبہ کیلئے رکھا گیا تھا جو "امیدواران" کے مرحلے میں ہیں۔

مدیر ایقاظ نے یہاں چار موضوعات پر لکچر دینے تھے: جدید افکار کا تنقیدی جائزہ۔ الجہاد فی الاسلام۔ امت کی یادداشتیں۔ اور دعوت اور اس کے تقاضے۔

اس کیمپ کا انعقاد ناظم اسلامی جمعیت طلبہ جامعہ پنجاب برادرم اسامہ نصر نے کیا تھا۔ آپ کے ساتھ تعاون کیا تھا محترم جناب حافظ فرحان احمد نائب امیر جماعت اسلامی سرگودھا اور مقامی سطح پر انتظامات کا فریضہ ناظم جمعیت بالاکوٹ برادرم عثمان میاں نے انجام دیا تھا۔ مدیر ایقاظ کے ذمہ تو شام کے لکچر تھے صبح کی مجالس جماعت اسلامی کے اراکین انجام دیتے تھے جنہیں "مربی" کہا جاتا ہے۔ جماعت اسلامی کے مربیوں میں محترم جناب زاہد اقبال بھی شامل تھے جو اس کیمپ میں شریک ہوئے۔ محترم زاہد اقبال اسلام آباد سیکٹر ای الیون ٹو سروس روڈ پر واقع ایک اسلامی مرکز "جامع مسجد قرطبہ" کے منتظم بھی ہیں۔ عشاء کے بعد کھانے کے دوران میں محترم زاہد اقبال کے ساتھ دلچسپ گفتگو ہوتی۔ بہت سے اشکالات زیر بحث آتے اور مدیر ایقاظ کے پُر مغز اضافوں کے ساتھ ہمارے بہت سے اشکالات رفع ہو جاتے۔ وللہ الحمد

جیسے کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے صبح کی مجالس اسلامی جمعیت طلبہ کے اپنے درمیان ہوتی تھیں۔ جماعت اسلامی کے مربی حضرات صبح کی مجالس کی سرپرستی ضرور فرماتے تھے لیکن یہ طلبہ کی تخلیقی صلاحیتوں کو مہمیز دینے کے لیے خاصی آزادانہ ہوتی تھیں۔ شام کے لکچر جن کے لیے مدیر ایقاظ کو دعوت دی گئی تھی اس سارے کیمپ کا ماحاصل رہے ہیں۔

پہلے روز کا لکچر تھا "جدید افکار کا تنقیدی جائزہ"

اس لکچر میں لادینیت (سیکولرزم) مغربی جمہوریت اشتراکیت، لبرلزم، قومیت وطنیت اور انسان پرستی (ہیومنزم) زیر بحث آئے۔

دوسرے لکچر کا عنوان تھا" الجہاد فی الاسلام " اسکے تحت مدیر ایقاظ نے جہاد کی غرض و غایت مفہوم جہاد پر اشکالات پر سیر حاصل بحث کی۔ اسکے علاوہ جہاد دفع (جب مسلمانوں کے ملکوں پر بیرون سے حملہ ہو) خلافت کے بغیر جہاد کا حکم اور قومی نوعیت کے جہاد پر تفصیلی بات ہوئی۔ اس غلط فہمی کا بطور خاص ازالہ کیا گیا کہ کفار کے ساتھ جنگ میں جہاں مسلمان اپنی کچھ نارسائیوں کے باعث نفاذِ شریعت کی پوزیشن میں نہیں، وہاں کفار اور کفر کے ساتھ انکی جنگ کو 'قومی جنگ' یا 'جہاد حریت' وغیرہ کے کھاتے میں ڈال کر 'جہاد فی سبیل اللہ' کے سٹیٹس سے محروم کر دیا جائے اور 'اعلائے کلمۃ اللہ' سے بھی اسکا کچھ تعلق ماننے سے انکار کر دیا جائے۔

تیسرے دن کے لکچر کا عنوان تھا "امت کی یادداشتیں۔" اس میں مدیر ایقاظ نے بتایا کہ امت محمدیہ پہلی ساری امتوں سے بہتر ہے۔ اس امت کے اثرات عالمگیر ہیں۔ یہ واحد امت ہے جس نے ربع معمور کے بیشتر حصوں سے شرک کو ختم کیا۔ بت کدے ویران ہوئے۔ اس امت کے رکھوالوں نے بتوں کو پاش پاش کیا۔ یہ نہیں کیا کہ آستانوں کے نئے مجاور بن کر اپنی آمدنی بڑھاتے۔ بت کدوں کو برقرار رکھنے کی بڑی سے بڑی آفر کو نہ صرف اس امت نے ٹھکرادیا بلکہ انہیں توڑنے کے لیے اگر مشرکین نے سپاہ فراہم کر لی تو اس سے بھڑ گئے۔ اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی مگر غیر اللہ کی چلنے نہیں دی۔ مدیر ایقاظ نے اس غلط فہمی کا ازالہ کیا جو استعماری ذہنیت نے پیدا کی ہے کہ یہ امت محض چند عشروں تک اصل اسپرٹ پر رہی۔ بعد کے زمانے شاہی فرماں روی کے تھے جیسے دنیادار ملوک ہوتے ہیں۔ معزز لکچرر نے اس خیال کو واقعے کے برعکس بتایا۔ امت کے پہلے تین عشرے بلاشبہ باقی پندرہ سو سالہ مدت دراز سے دینی اسپرٹ کے لحاظ سے بڑھے ہوئے ہیں۔ ہاں اس کے بعد کی تاریخ میں بھی ملوک فیصلے شریعت سے ہی کرتے تھے۔ خواتین کی عزت اور آبرو خلافت راشدہ کی طرح محفوظ تھی۔ مسلم ہستی ویسی ہی محترم سمجھی جاتی تھی جیسے خلافت راشدہ میں اغیار کے ہاں بھی اور ملوک کے ہاں بھی۔ قانون کا اول و آخر

ماخذ کتاب و سنت تھی۔ اینگلو سیکسن یا فرانسیسی لاء کسی ایک اجنبی قانون کا شائبہ تک ہماری عدلیہ یا قضاۃ کے ہاں نہ پایا گیا۔ استعمار سے پہلے کا تمام عرصہ شریعت کی سربلندی اور امت کی عزت کا زمانہ رہا ہے۔ ہاں ذاتی حیثیت سے ملوک کے ہاں شاہانہ طور طریقے اور گاہے بگاہے ظلم کے واقعات ضرور مل جاتے ہیں۔

مدیر ایقاظ نے کہا کہ امت کی یادداشتیں ایسی ہیں کہ اس کا بہت کم حصہ قابل التفات نہیں۔ ہمارا کل تک کا ماضی ایسا ہے کہ اس سے ہم اپنا مستقبل کشید کر سکتے ہیں۔

ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا

چوتھے روز کا عنوان تھا "دعوت اور اُس کے تقاضے"

یہ اس سمر کیمپ کا آخری لکچر تھا۔ دعوت کی غرض وغایت دعوت کا اسلوب اور دعوت کی اہمیت اس لکچر کا سیر حاصل تھا۔ بتایا گیا کہ جب اس امت کے پاس خیر کثیر ہے تو اسے دوسروں تک پہچانے میں امت نے بخل سے کام نہیں لیا۔ اگرچہ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی میں نماز پڑھنا باقی تمام مساجد سے افضل ہے سوائے مسجد حرام کے اِس کے باوجود صحابہ کرام نے مدینے کو دعوت اسلام کی وجہ سے خیر باد کہا۔ کوئی جاوا جابسا تو کوئی سمر کند۔ کسی نے ترکستان کو دین کا گہوارا بنایا تو کسی نے ہندوستان کو۔ تھمتا تھا نہ کسی سے سیل رواں ہمارا۔

داعی کیلیئے لازمی ہے کہ وہ اپنی دعوت کے مضمون کا علم رکھتا ہو۔ جنہیں دعوت پہنچا رہا ہے ان سے مانوس ہو۔ دعوت کی اولویات اور دین کے مسلمات سے آگاہ ہو۔ اپنے زمانے کے لحاظ سے دعوت کے تدریجی عمل سے واقف ہو۔ لٹھ ماری اور مناظرانہ انداز تکلم سے کوسوں دور ہو۔ اور دعوت قبول کرنے والوں کو مسلمانوں کی اجتماعی قوت کے ساتھ جوڑنا جانتا ہو۔

لکچر کے اختتام پر پُر رونق ہال اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔ دور نانگا پربت کی برف پوش پہاڑیاں اللہ اکبر کی صدا سے پگھلی جارہی تھیں۔ آب رواں سیلاب بن کر وادیوں کو سیراب کرنے لگا۔